انوار شریعت
سُنّی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اول — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مرادآبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ــــــــــ سنہ ۱۹۷۰ء ۱۳۹۰ھ

تعداد ــــــــــ ایک ہزار

ناشر ــــــــــ سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

مطبوعہ ــــــــــ دین محمدی پریس لاہور

کتابت ــــــــــ غلام سرور قادری رضوی

قیمت ــــــــــ سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

کی فوت ہوئیں تو ان کو انہوں نے ادا کیا بعد سورج نکلنے کے ۔

حدیث نمبر۴ :- عَنْ اَبِیْ مجلزم قَالَ دخلت المسجد مع ابن عمرؓ ابن عباسؓ الامام یُصَلِّیْ فاما ابن عمر فدخل فی الصف واما ابن عباس فصلی رکعتین ثم دخل مع الامام فلما سلم الامام قعد ابن عمر مکانہ حتی طلعت الشمس فقام فرکع رکعتین ہذا نقل از معانی الآثار (ترجمہ) کہا مجلزم نے کہ داخل ہوا میں ساتھ عبداللہ بن عباس کے مسجد میں درحالیکہ امام نماز پڑھا رہا تھا ۔ پس عبداللہ بن عمر صف اول میں امام کے ساتھ نماز میں شریک ہوگئے ۔ لیکن عبداللہ بن عباس دو رکعت پڑھ کر شریک نماز جماعت میں ہوئے پس جبکہ امام نے سلام پھیرا تو عبداللہ بن عمر اسی مقام پر بیٹھے رہے ۔ اور سورج نکلنے کے بعد دو رکعت سنتیں فوت شدہ کو ادا کیا پس اس حدیث سے دو تین باتیں ثابت ہوتی ہیں ۔ ایک تو جماعت قائم ہونے پر سنتوں کا پڑھنا دوسرا سنتیں فوت شدہ کو بعد از طلوع آفتاب پڑھنے کا حکم ظاہر نہ ہوتا ۔ تیسری یہ بات کہ ہر دو فعل جماعت صحابہ کے سامنے ہوئے تو کسی نے ان ہر دو صحابہ رضی اللہ عنہما کو نہ روکا ۔

حدیث نمبر۵ :- اخرج ابن ابی شیبۃ عن ابن عمر انہ رکعتی الفجر بعد ما اضحی (ترجمہ) یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دو رکعت فجر پڑھی بعد سورج نکلنے کے الخ

اور فرقہ غیر مقلدین جو حدیث قیس و ابن عروانی پیش کرتے ہیں ان کو صاحب ترمذی و ابوداؤد و امام نووی ضعیف و منقطع وغیرہ الفاظ سے بیان کرتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ قیس ایک واقعہ اپنا ایک وقت کا بیان کرتا ہے جس سے کوئی حکم ثابت نہیں ہوتا اور آپ کا چپ کرنا ایک مصلحت کے لئے تھا ۔ اور وہ یہ تھی کہ جب پھر جماعت کثیر جمع ہوگی تو اسکا فیصلہ دیا جاوے گا ۔ سو آپ نے موقعہ پاکر باآواز بلند کہدیا کہ سنتیں فجر کی جس کی فوت ہوجاویں تو وہ سورج نکلنے سے پہلے ہرگز نہ پڑھے ۔ چنانچہ بخاری ۔ مسلم و ترمذی کی حدیث سے ظاہر ہوچکا ہے ۔

اور عند المحدثین یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ جب حدیث قولی اور فعلی جمع ہوجائیں تو قولی کو ترجیح ہوتی ہے اور اسی پر عمل کیا جاتا ہے ۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ کی ذات اور صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کے پہلے پڑھنے کی یہاں تک کیوں کوشش کرتے کہ اقامت ہونے پر بھی ان کو ادا کر لیتے ۔ اگر سورج نکلنے سے پہلے ان کا پڑھنا جائز تھا ۔ جواب دہ اور وہ حدیثیں یہ ہیں ۔ عن ابی اسحاق عن الحارث عَنْ عَلِیٍّ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی رکعتی الفجر عند الاقامۃ نقل از مسند امام احمد ۔ یعنی کہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ وقت اقامت کے دو رکعت پڑھتے تھے ۔ اور ایسا ہی سنن ابن ماجہ میں ہے ۔ کان النبی